کہ وہ مسلمانوں سے بھی اتنا ہی پیار کرتا ہے جتنا دوسرے لوگوں سے۔"
رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "اگر ہم اظہارِ محبت کے ساتھ مسلمانوں تک رسائی کے لیے کوشاں رہیں تو مسلمان ہرگز پہنچ سے باہر نہیں۔" (بحوالہ ماہنامہ "فوکس" — لیسٹر)

مشرقِ وسطیٰ

عراق: آرک بشپ کا "دُہرے سانحے" کے بارے میں انتباہ

ایک عراقی کلیسائی رہنما نے بغداد میں کرسچن ایڈ (Christian Aid) کے پروگرام ایڈوائزر کو بتایا ہے کہ عام عراقی اپنے ملک کے خلاف بین الاقوامی پابندیوں کے نتیجے میں "دُہرے سانحے" کا شکار ہے۔

آرمنی آرک بشپ نے کرسچن ایڈ کے ڈیوڈ ہیمپسن کو بتایا کہ خلیجی جنگ کے بعد عراق کے خلاف عائد کردہ پابندیوں سے پیدا ہونے والی پریشانیوں کو کم کرنے کے لیے غیر ملکی خیراتی ادارے جو رقوم خرچ کر رہے ہیں، بہتر ہوگا کہ یہ رقوم وہ اپنے ترقی یافتہ ملکوں میں استعمال کریں۔ عراق کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنی مدد آپ کے تحت معاملات سلجھا لے گا۔

جناب ہیمپسن نے بتایا کہ عراق میں معیارِ زندگی مسلسل گرتا جا رہا ہے اور بالخصوص شمال کے گرد خطے میں جہاں، صدّام حسین کی فوج کی طرف سے اِس خطے کو الگ تھلگ کر دینے کی کوششیں جاری ہیں، زندگی روز بروز مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔

حکومت کی طرف سے گردآبادی کے لیے جو راشن بھیجا جاتا ہے اس کا نہایت معمولی حصہ اُن تک پہنچ پاتا ہے۔ فوج کی طرف سے قائم کی گئی نگران چوکیوں پر سپاہی شہریوں سے پٹرول اور اشیائے خوراک لے لیتے ہیں۔

جناب ہیمپسن نے مزید بتایا کہ "روز مرّہ زندگی عام آدمی کے لیے مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ بہت سے لوگوں کو تنخواہیں نہیں مل رہیں مگر اشیائے ضرورت کی قیمت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ عراقی کرنسی کی قیمت انیس ماہ پہلے کی نسبت اب محض چالیسواں حصہ رہ گئی ہے۔"

بغداد میں جناب ہیمپسن نے کالدین کیتھولک کیتھڈرل کے نواح میں دو خستہ حال اسکولوں کا معائنہ کیا جہاں ۶۸ خاندان نہایت گندے ماحول میں رہ رہے ہیں۔ شمالی عراق میں جاری تنازعے سے تحفّظ کی اُمید میں بھاگ کر آنے والے اِن خاندانوں کے لیے بغداد میں زندگی کہیں زیادہ صعوبت آمیز

ہے۔

کیتھولک کالدین چرچ جسے کرسچن ایڈ جیسی خیراتی تنظیموں کا تعاون حاصل ہے، ان دو اسکولوں میں چاول، خشک دودھ، کھانے کا تیل اور کپڑے وغیرہ تقسیم کرتا ہے۔ چرچ، مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز کے تعاون سے نوجوان خواتین کے لیے پارچہ بافی کی تربیت شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ یہ خواتین اپنے خاندانوں کی کفالت کے قابل ہوسکیں۔

جناب ہیمپسن نے یہ بھی بتایا کہ جولوگ شمالی عراق میں اپنے گھروں کو واپس آئے ہیں، انہیں از سرِ نو زندگی شروع کرنے اور کھیتی باڑی کرنے کے لیے امداد کی ضرورت ہے۔ (رپورٹ: کرسچن ہیرلڈ)

ایشیا

پاکستان: "پاکستان میں اقلیتوں کو کوئی تکلیف نہیں۔" سہوترا

وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیٹر جان سہوترا نے راولپنڈی کی ایک سماجی تقریب میں کہا کہ "موجودہ حکومت نے اقلیتوں کی جتنی پاسداری کی ہے، ماضی کی کسی حکومت نے نہیں کی۔ موجودہ حکومت اقلیتوں کو ان کا جائز مقام دینے کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔" (روزنامہ جنگ، راولپنڈی - ۲۸ جون ۱۹۹۲ء)

وفاقی وزیر مملکت نے ایک دوسرے موقع پر کہا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو کوئی تکلیف نہیں۔ تاہم ایک مسیحی رکنِ قومی اسمبلی جناب جے۔ سالک کا "اپنا ایک مزاج اور طرزِ سیاست ہے اور وہ اپنے انداز میں اپنے ووٹروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی، ۲۷ جولائی ۱۹۹۲ء)

واضح رہے کہ جناب جے۔ سالک نے حالیہ بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے اپنی کارگزاری اور دسمبر ۱۹۹۱ء میں اپنے ساتھ انتظامیہ کے رویّے کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "میرے ساتھ اور مسیحیوں کے ساتھ عین کرسمس کے دن ظلم ہوا ہے، کیا یہ فرعونوں کی حکومت ہے؟ اتنا ظلم تو فرعون کے دور میں بھی نہیں ہوا تھا۔" جناب جے۔ سالک نے پیٹر جان سہوترا کے ساتھ اپنا موازنہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ "آپ نے جسے وزیر برائے اقلیتی امور بنایا ہے وہ مجھ سے ۳۲ ہزار ووٹوں سے ہارا ہوا ہے۔" (پندرہ روزہ شاداب، لاہور - ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء)